روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد نمبر ۳۹/۷۴ بدھ ۶ شعبان ۱۴۰۹ھ ۱۵ امان ۱۳۶۸ہش ۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء نمبر ۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواہر الکلام

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ حضرت اقدس

ارشادِ عالیہ
سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اب آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لیے جسکے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالآباد کیلئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کر دے اور ہمارا ایمان ہے کہ اسکے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ (دینِ حق۔ ناقل) نے ایسا خدا پیش ہی نہیں کیا جو مثلاً آریوں کے پیش کردہ پرمیشر کی طرح نہ کسی رُوح (جیو) کو پیدا کر سکے نہ مادہ کو اور نہ اپنے طلبگاروں کو اور صادقوں کو سچی شانتی اور ابدی مکتی دے سکے۔ نہیں۔ بلکہ (دینِ حق۔ ناقل) نے وہ خدا پیش کیا ہے جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے۔ مگر ہاں اس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے۔ اس لیے صبر اور حسنِ ظن سے اگر کام نہ لیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرنے لگو تو پہلے ضروری ہوگا کہ اس میں کوئی حصہ قابلِ مرمت ہو تو اس کی مرمت کرنی پڑیگی۔ اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہوگا کہ اسمیں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح پر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خدا تعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو وہ شیطان کا تخت ہے اور سلطنتِ شیطان میں ہے۔ اب دوسری سلطنت کے لیے اس شیطانی سلطنت کا قلع وقمع ضروری ہے۔"

"اوّل صبر کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ اگر رُشد کا مادّہ ہے تو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ اصل غرض تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ محبت تو ایک دوسرا درجہ ہے یا نتیجہ ہے۔ سب سے اوّل تو ضروری یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی یقین پیدا ہو۔ اس کے بعد روح میں خود ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔ جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی۔ اسی قدر لذت اور سرور بڑھتا جائے گا۔ معرفت کے بغیر تو کبھی لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ذوق و شوق کا اصل مبداء تو معرفت ہی ہے۔ معرفت ہی ایک شے ہے جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ معرفت اور محبت کے اجتماع سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ سُرور ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ کسی خوبصورتی کا محض دیکھ لینا ہی تو محبت پیدا نہیں کر سکتا جب تک اس کے متعلق معرفت نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ محبت بدوں معرفت کے محال ہے جو محبوب ہے اس کی معرفت کے بغیر محبت کیا؟ یہ ایک خیالی بات ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا سمجھ لیتے ہیں بھلا وہ خدا میں کیا لذت پا سکتے ہیں؟"

خاکسار کے خسر مکرم و محترم مولانا عبدالرحمن صاحب مبشر فاضل کا پراسٹیٹ کا تیسری دفعہ اپریشن ہوا ہے۔ یہ اپریشن سیال کلینک ملتان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہو گیا ہے لیکن ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ احمدیہ مولانا صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔
محمد عثمان شاہ کارکن دفتر مشیرِ قانونی
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ڈھاکہ بنگلہ دیش سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں مولوی انیس الرحمن صاحب شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔
ناظم اصلاح وارشاد

برادرم محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے شدید درد میں مبتلا ہیں دائیں طرف پہلو میں بڑے بڑے چھالے سے نکلتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے اس تکلیف کو حرپز HURPS کا نام دیا ہے۔
درد بہت زیادہ ہے احباب دعا کریں شافی مطلق جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
چوہدری احمد علی ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ایک احمدی کا اعزاز

مکرم عبدالغفار صاحب (جو آرمی میں سپاہی ہیں) نے ۲۸ جنوری ۸۹ء کو ایک بچی کو اغوا ہونے سے بچایا۔ جس پر کوہاٹ ڈپو کے جنرل نے اُسے ایک ہزار روپے نقد انعام اور تعریفی سند دی اور رجمنٹ کے کمانڈنگ آفیسر صاحب نے بھی اُسے پانچ صد روپے انعام دیا۔
ارشاد احمد خان مربی سلسلہ

یہ قانونِ قدرت ہے کہ تقویٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے
۱۵ امان ۱۳۶۸ھش ۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء

ہماری طرف سے مبارکباد

اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری آواز بلاواسطہ ان ملکوں، اداروں اور اشخاص تک نہ پہنچ سکے گی جنہیں ہم تہ دل سے مبارکباد دینا چاہتے ہیں لیکن ہمارے دلی جذبات اور نیک خواہشات کو خدا تعالیٰ تو جانتا ہے وہ الفاظ میں نہ سہی عملی طور پر یہ مبارکباد۔ یعنی اس مبارکباد کی تہ میں پوشیدہ دعائیں۔ ان تک پہنچا دے گا ان دعاؤں کے اثرات ان پر ظاہر ہوں گے اور وہ نہ جاننے کے باوجود یہ محسوس کریں گے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے۔

مبارکباد ہم ان ملکوں۔ اداروں اور اشخاص کو دینا چاہتے ہیں جنہوں نے اپنی طبعی شرافت کے نتیجہ میں بدنام زمانہ سلمان رشدی کی مذموم کتاب شیطانی آیات کی پذیرائی سے انکار کر دیا ہے۔ جنہوں نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ کسی ایک شخص کی بزرگ ہستی سب کی بزرگ ہستی ہوتی ہے بلکہ ایک عیسائی پادری نے تو یہاں تک شرافت دکھائی ہے کہ انہوں نے عیسائیوں کو لعن طعن کیا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایک ناپسندیدہ فلم بنائی جا رہی تھی تو مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کے ساتھ مل کر احتجاج کیا تھا۔ اب عیسائیوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کی بزرگ ترین ہستی جس پر کروڑوں مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ جب اس ہستی پر نہایت گھناؤنا حملہ کیا گیا ہے جسے مذہب اور اخلاق کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتے تو وہ چپ کیوں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام ممالک کو۔ اداروں کو اور اشخاص کو جنہوں نے اس گندی کتاب کی اشاعت پر غیرت کا نمونہ دکھایا ہے اور کتاب اور اس کے مصنف کو ان کی صحیح جگہ پر رکھتے ہوئے انتہائی حقارت سے رد کر دیا ہے۔ اپنے فضلوں سے نوازے ان پر ان کے لوگوں پر۔ ان کی تجارت پر۔ ان کے کاروبار زندگی پر اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

ایک دفعہ پھر ہماری طرف سے دلی مبارکباد۔

ہو قادر و قدیر کسی کی جو پشت پر
اُس کو زمیں کی فکر نہ ہے آسمان کا ڈر
جو اس پہ ہاتھ اٹھائے وہ عبرت کا ہو سبق
جو اس کے ساتھ ہو وہ بنے مردِ معتبر

——— ابو الاقبال

جلوۂ فاراں

کیا جلوہ کوئی جلوۂ فاراں کی طرح ہے
خورشیدِ سحر دیدۂ حیراں کی طرح ہے

جاتا ہے کوئی کعبہ کو اور طور پہ کوئی
خود عرش تجھے کوچۂ جاناں کی طرح ہے

ہیں سارے نبی صاحبِ الطاف و عنایات
پر تیری عطا رحمتِ یزداں کی طرح ہے

تم دونوں کا عالم میں نہیں اور تو ہمسر
قرآں تیرے جیسا ہے تو قرآں کی طرح ہے

انساں ہے کتاب اور جہاں اسکی ہے تفسیر
وہ نام محمدؐ ہے جو عنواں کی طرح ہے

ہے عشق میں کیا شاہد و سوگند کی حاجت
جب تیری محبت مجھے ایماں کی طرح ہے

جو نور ہے تجھؐ میں وہ ملائک میں نہیں ہے
گو صورت و فطرت میں توؐ انساں کیطرح ہے

کوثر سے ترے پیتے ہیں خود خضر و مسیحا
ہر لفظ ترا چشمۂ حیواں کی طرح ہے

وسعت مرے افکار کو بخشی ہے وہ توؐ نے
پہنائیٔ عالم مجھے زنداں کی طرح ہے

کیا حسنِ نظر ہے کہ نگہ جس پہ پڑی ہے
وہ ذرہ حسیں یوسفِؑ کنعاں کی طرح ہے

طاہر نے ترے فیض سے توڑے ہیں بڑے بُت
اب کفر کا دل پیکرِ لرزاں کی طرح ہے

راجہ نذیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حوصلہ افزائی ــــ ایک قابل قدر جذبہ

مکرم مولانا محمد منور صاحب

۱۹۷۸ء کے اواخر میں جب جمہوریہ کینیا کے پہلے صدر جناب جومو کنیاٹا کی وفات ہوئی تو ان کے نائب صدر جناب ڈینیل اریپ موئی (DANIEL ARAP MOI) نے حسب قواعد ملک کی صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ صدر بنتے ہی انہوں نے ملک کے طول و عرض کا دورہ کیا اور تقاریر کے ذریعہ اپنی قوم کے افراد کو بہت سی مفید نصائح کیں اخبارات میں ان کی تفصیلات شائع ہوتی رہیں میں بھی ان رپورٹوں کو پڑھتا رہا۔ بڑی اچھی باتیں نئے صدر صاحب نے اپنی قوم کے سامنے پیش کی تھیں۔ دوسرے لوگوں نے بھی انہیں پسند کیا۔

جناب موئی نے جہاں بہت سی خرابیوں کا ذکر کرکے قوم کو متنبہ کیا تھا وہاں ایک خرابی کا ذکر بالکل مفقود تھا۔ یعنی بکثرت شراب نوشی۔ حالانکہ اس معاشرہ میں شراب نوشی اتنی کثرت سے پھیلی ہوئی تھی کہ اس کے اثر سے قومی یا فردی زندگی کا کوئی بھی گوشہ محفوظ نہیں رہا تھا۔ اور ان نقصانات کا تذکرہ آئے دن قومی اخبارات میں ہوتا رہتا تھا۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایک اپیل جناب موئی کی خدمت میں تحریر کی اور اسے انگریزی روزنامہ "سٹینڈرڈ" کے نام بھجوا دیا۔ روزنامہ کے ایڈیٹر صاحب نے موزوں الفاظ میں اپنے تعارفی نوٹ کے ساتھ اسے نمایاں طور پر شائع کیا۔

میری اپیل کی اشاعت کے تین دن بعد جناب صدر نے حکم دیا کہ گاؤں میں شراب فروشی کے تمام اڈے بند کر دیئے جائیں اور شہروں میں مے خانوں کے اوقات مقرر کئے جائیں۔ میں نے اپنی اپیل میں شراب نوشی کے بہت سے برے نتائج کا تفصیل سے ذکر کیا تھا اور گھروں، سکولوں، دفتروں اور سڑکوں پر رونما ہونے والے واقعات پیش کرکے اس پر پابندی لگانے کی درخواست کی تھی۔ میری درخواست کی اشاعت پر قارئین کی طرف سے خطوط بنام ایڈیٹر کا ایک طویل سلسلہ جاری ہوگیا جو دو ماہ تک چلتا رہا کچھ لوگوں نے اس کی تائید کی۔ عیسائیوں نے اسے مداخلت فی الدین قرار دیا۔ کیونکہ ان کی مذہبی رسوم میں شراب نوشی بھی شامل ہے۔ بعض لوگوں نے عیسائی پادریوں کو سخت سست کہا کہ انہوں نے یہ اپیل کیوں شائع نہ کی۔ حالانکہ وہ معاشرہ کی اصلاح کے ذمہ دار ہیں۔ ایک غیر عیسائی کو سبقت لے جانے کا موقع کیوں دیا گیا۔ وغیرہ۔ وغیرہ بدقسمتی سے ایک ہوٹل کے مالک مسلمان نے جس کا ہوٹل مے خواری کا مرکز تھا لکھ دیا کہ اسلام میں مرنے کے بعد شراب پینے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگر کوئی مسلمان اتنے لمبے عرصہ تک صبر نہ کر سکے اور اسی دنیا ہی میں تھوڑی سی پی لے تو اس میں کیا حرج ہے۔ مسلمان قارئین پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے اور اسے کافر اور جہنمی تک کہہ ڈالا۔ میں نے اسے بھی معقول اور مدلل رنگ میں جواب دیا اور سب کی تسلی ہوگئی۔

اس ساری کارروائی کی رپورٹ میں نے ربوہ بھجوائی اور جب یہ مضمون روزنامہ "الفضل" میں شائع ہوا تو اسے پڑھ کر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے جو ہمارے ضلع فیصل آباد کی جماعتوں کے سرکردہ بزرگ ہیں۔ مجھے خط لکھا۔ جس میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ صدر جمہوریہ کینیا کی تقاریر میں آپ کو جو خلاء نظر آیا اس کی طرف انہیں توجہ دلائی۔ اور انہوں نے اس کی ضرورت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی حکومت کو احکامات جاری کئے۔ محترم مظہر صاحب نے فرمایا کہ حضرت فضل عمر ہمیں یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اپنے لئے خود کام پیدا کیا کریں اور مرکز کی ہدایت کا انتظار نہ کیا کریں۔

حضرت شیخ صاحب کا خط پڑھ کر مجھے خوشی تو ہونی ہی تھی۔ مگر خوشی کے ساتھ تعجب بھی ہوا کہ سلسلہ کے ایک کثیر الاشغال بزرگ نے بڑھاپے اور بیماری کے باوجود میری حوصلہ افزائی کے لئے کیونکر وقت نکال لیا۔ میرا ان سے ذاتی تعارف بھی نہ تھا۔ نہ ہی خط و کتابت کا سلسلہ کبھی ہمارے درمیان رہا۔ آپ کی اس تحریر کے پیچھے جماعتی کاموں سے دلی وابستگی ہی تو تھی جس نے آپ کو یہ سطور لکھنے پر آمادہ کیا۔ پھر اس سے حوصلہ افزائی کے جذبہ کی فراوانی بھی عیاں ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عظیم روحانی رہنماؤں کی تربیت کے نتیجہ میں آپ میں پیدا ہوا حضرت شیخ صاحب محترم کے اس پیارے خط کے بعد میرے دل میں ان کی عظمت بہت زیادہ بڑھ گئی اور میں ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں

حوصلہ افزائی کا یہ جذبہ ہمارے موجودہ روحانی رہبر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر قدم پر آپ کی نصرت و تائید فرمائے) میں بھی بھرپور رنگ میں پایا جاتا ہے۔ موجودہ عظیم روحانی عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ میں جب بھی مرکز میں اپنی کارکردگی کی تفصیلات بھجواتا تو آپ اسے بغور پڑھتے اور نہایت دل موہ لینے والے انداز میں حوصلہ افزائی فرماتے اور مزید ہدایات سے نوازتے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں حضور نے مجھے اس قسم کے متعدد خطوط تحریر فرمائے۔ جن سے حوصلے، اعتماد اور ایمان میں اضافہ ہوتا۔ ان میں سے تین خطوط اس وقت ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

پہلا خط نمبر ۲۲۴۴ مورخہ ۱۴ر مئی ۱۹۷۹ء کا ہے جس میں فرمایا "...... کینیا میں شناختی کارڈوں کے لئے مسلمان خواتین کے ننگے سر فوٹو اتروانے کے خلاف (دین حق۔ ناقل) کی تعلیم کی روشنی میں کارروائی اور ایک عیسائی سٹڈی گروپ کے سوالات کے جوابات جس عمدگی سے آپ نے دیئے ہیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے اس حسن کارکردگی پر آپ دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل اور قوت عمل میں برکت دے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے ..... "سوال و جواب کی مجالس اپنی جماعتوں میں بھی قائم کریں"

دوسرا خط نمبر ۱۱۴۴۶ مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۷۹ء کا ہے فرماتے ہیں "آپ کی طرف سے DAILY NATION کی اشاعت ۵ر جون ۱۹۷۹ء اور TARGET کی اشاعت مورخہ ۲ر جون ۱۹۷۹ء میں مطبوعہ خطوط کے تراشے موصول ہوئے اسی طرح اخبار TARGET کے نام آپ کے خط کی مورخہ ۶ر جون کی ٹائپ شدہ نقل موصول ہوئی (اللہ تعالیٰ نے جیسا چاہا ۔ناقل) مضمون بھی اچھا ہے اور زبان بھی اچھی ہے ...... آپ بروقت اخباری بیانات کا نوٹس لے کر جس رنگ میں (دین حق۔ ناقل) اور احمدیت کا دفاع کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر دلی مسرت ہوتی ہے۔ اور آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

تیسرا خط نمبر ۱۲۹۸ مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۷۹ء کا ہے۔ اس میں فرمایا" آپ کی تین عدد چٹھیاں ۵/۶، ۶/۷ اور ۱۲/۶/۷۹ موصول ہوئیں۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ ناقل) آپ کے خطوط پڑھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آپ محنت اور ہمت سے فرائض کی بجاآوری میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین قلمی جہاد کر رہے ہیں جو کوشش آپ غلبہ (دین حق۔ ناقل) کے لئے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے ......"

یہ تو ۱۹۷۹ء کی بات ہے۔ بعد میں جب آپ ہماری دعاؤں کا جواب بن کر جماعت کے گلہ بان بنے تو اس پیار و محبت۔ حوصلہ افزائی اور دعاؤں کا رنگ ہی بدل گیا۔ حضور جس ملک میں بھی دورہ کے لئے تشریف لے جاتے بہاریں آپ کی جلو میں آتیں اور صحن احمدیت میں اتنے پھول کھلتے کہ بے اختیار مولانا حسرت موہانی کا یہ شعر زبان پہ جاری ہو جاتا۔

روشن جمال یار سے ہے انجمن تمام
دہکا ہوا ہے آتش گل سے چمن تمام

اس صورت احوال میں ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اپنے قول و فعل کا از سر نو جائزہ لیں اور جہاں جہاں نکتہ چینی۔ عیب جوئی۔ اور شر پسندانہ تنقید کے نشانات پائیں انہیں بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں اور اس کی جگہ دل و دماغ کے گلدانوں میں یہی کلیاں اور پھول سجائیں جو ہمارے محبوب آقا نے ہمیں کثرت سے مہیا فرما دیئے ہیں۔ ہمارے گھروں۔ مدرسوں دکانوں اور دفتروں میں ایک حسین انقلاب پیدا ہو اور باہمی تعلقات میں بے مثال خوشگواری نمایاں طور پر نظر آنے لگے۔ ہماری زبانیں حوصلہ افزائی کے کلمات کی خوشبو سے مہک اٹھیں اور اسی خوشبو میں لپٹ کر ہم احمدیت کی دوسری صدی میں داخل ہوں ـــــ اور اسے بھی معطر کر دیں۔

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جب بچے گھر سے باہر جائیں تو آپکو معلوم ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں اور انکے دوست کیسے ہیں۔ تعلیم کے متعلق بھی گاہے گاہے ان سے محبت کے ساتھ پوچھتے رہیں کہ آپ کی تعلیم کیسی چل رہی ہے اور انہیں اس سلسلہ میں کوئی مشکل تو نہیں پیش آ رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

ربوہ

کئی دن سے سوچ رہی تھی کہ آپ کو دوہری مبارکباد دوں۔ آج اس خط کے ذریعے اس خیال کی تکمیل کر رہی ہوں - ایک مبارکباد تو الفضل کے اجراء کی ہے دوسری بات یہ ہے کہ خدا کے فضل سے الفضل کا معیار بہت بہتر ہو گیا ہے - پڑھ کر مزہ آجاتا ہے - لطف تو الفضل کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہا ہے کہ روحانی فیوض کا سرچشمہ ہے - ایک نہر ہے جو روح کی گہرائیوں کو سیراب کر جاتی ہے لیکن اب یہ مزہ دوبالا ہو گیا ہے ہر ذوق کے انسان کے لئے مواد موجود ہوتا ہے -

مرزا عبدالسمیع صاحب

کوپن ھیگن　ڈنمارک

ایک مدت بعد اخبار الفضل دیکھنا اور پڑھنا نصیب ہوا - اللہ کریم نے الفضل کو دوبارہ جاری فرما دیا - آپ کو مبارک ہو، نیز دوہری مبارک الفضل کا ایڈیٹر ہونیکی بھی - اب الفضل زیادہ دلچسپ اور ایمان افروز بیانات اور مضامین سے مزین ہو کر ایک نئی شان سے منظر عام پر آرہا ہے - یہ محض آپ کی کاوش اور دیرینہ تجربہ کی بناپر ہے - آج جنوری کے تمام پرچے حاصل ہوئے - میری خوشی کی کوئی حد نہ تھی - میں جمعہ کے بعد بیت الذکر سے تمام اخبار اٹھا لایا - اور ایک ایک مضمون کو پڑھتا اور اعلانات و خبریں پڑھتا رہا - اور آپ کی اس کاوش پر آپ کو دعائیں دے رہا ہوں - کاش خداوند کریم قدوس اس گنہگار کی دعائیں آپ کے حق میں قبول فرماتے آمین ،،

میرے ربوہ سے آنے کے بعد کتنی ہستیاں اللہ کو پیاری ہوئیں - الفضل کے ذریعہ ہی عاجز کو پتہ چلا کر پرانے بزرگ مولوی عطا محمد صاحب جن کو میں قادیان سے جانتا ہوں بلکہ ان بزرگوں سے مجھے ہاکی کھیلنے کا بھی شرف حاصل رہا ہے - پھر ربوہ میں ان سے تعلق اور ان کا پرانے الفضل کے پرچہ جات سٹیشن پر گاڑیوں میں تقسیم کرنیکا شوق ! ان کی خدمات سلسلہ عالیہ سب آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی صورت گھوم گئی - اللہ کریم ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماتے - اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چل کر اسی ذوق و شوق سے خداوند کی عبادت اور راتوں کو جاگ کر جماعت کی ترقی اور خوشحالی نیز اسیران راہ مولیٰ کی رستگاری کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے -

میں یکم اکتوبر کو لنڈن پہنچا - حضور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی - اور اپنے دل کی پیاس بجھائی - پھر کچھ عرصہ بعد جرمنی چلا گیا - وہاں سے میں آجکل ڈنمارک اپنے بیٹے عزیزم مرزا مسعود احمد کے پاس آیا ہوا ہوں - یہاں سے مجھے گوتھن برگ جانیکا موقع بھی ملا - اور اس طرح بیت الناصر گوتھن برگ میں نماز پڑھنے کی بھی اللہ کریم نے توفیق عطا فرمائی -- اور سویڈن دیکھنے کا موقع بھی میسر آیا - یہاں ڈنمارک سے امام منصور احمد صاحب ربوہ تشریف لے گئے ہیں - اور ان کی جگہ ذکریا خان صاحب بطور امام اور امیر جماعت ڈنمارک تشریف لائے ہیں - اور ساتھ ساتھ یوگو سلاوی زبان میں قران کریم کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ ہمارے تمام واقفین کو اپنی حفاظت میں رکھے ! اور ان پر برکتیں نازل فرماتے - الفضل کے ذریعہ ہی آپ پر اور قاضی منیر احمد صاحب اور مسعود احمد صاحب دہلوی پر مقدمہ کی خبر پڑھی - اور پھر ضمانتیں وغیرہ ہوئیں اب پھر قاضی منیر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا - خداوند کریم آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے - اور ہر شر سے بچاتے -

ان ملکوں میں صد سالہ جوبلی کے لئے مختلف پروگرام بناتے جا رہے ہیں - خدا کرے کہ کوئی ایسا موقع پاکستان میں بھی مل جائے تاکہ تمام جماعت کی خوشیاں ایک دفعہ لوٹ آئیں - کہ حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں جلسہ ہو -

میں آپ کی خدمت میں آپ کو ادارہ الفضل سے منسلک اور ایڈیٹر ہونے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں - خداوند کریم آپ کے قلم میں مزید قوت عطا فرمائے - آمین ،،

ہم اپنے عہد کی ظلمت میں ہیں منارۂ نور
نہ پا سکو گے اگر روشنی تو کیا ہوگا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب

گذشتہ الفضل میں حضرت فضل عمر کے وقف کے متعلق ارشادات شائع ہوئے ہیں - جس کی وضاحت (اپنی سمجھ کے مطابق) کرنے کی ان سطور کے ذریعہ جسارت کر رہا ہوں -

جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وقف کر دیا تو کھائیں گے کہاں سے - میں کہتا ہوں کہ اگر وقف نیک نیتی اور اخلاص سے کیا جائے - باقاعدہ وقف زندگی کی صورت میں تو اللہ تعالیٰ دنیاوی لحاظ سے بھی واقفین کو سرفراز فرماتا ہے - اللہ تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا اور ہر قربانی کی کئی گنا جزاء عطا فرماتا ہے ہمارے سلسلہ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں - وقف کرنے والے نہ صرف خود بلکہ ان کی اولاد بلکہ اولاد در اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل کے مورد بنتے ہیں -

حضرت مولانا درد صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، حضرت مولوی ظہور حسین صاحب اسی ذیل میں آتے ہیں - انکے بعد باقاعدہ "وقف" کرنے والوں کا قافلہ جو آج کل سلسلہ کی خدمت پر مامور ہے - ان کی اولاد دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب زندگی بسر کر رہی ہے - آپ اپنا معاملہ خود جانتے ہیں - میں نے بھی تین چار واقفین زندگی عزیزوں (عمر کے لحاظ سے عزیز) - چوہدری حمید اللہ صاحب، مبارک مصلح الدین احمد صاحب، سمیع اللہ سیال صاحب، چوہدری شبیر احمد صاحب کو تحریک جدید کے شعبہ سے منسلک عزیزان کے کوائف کا تجزیہ کیا ہے - ان کی اولاد اعلیٰ تعلیمیافتہ اور سلسلہ کی خادم کھاتی پیتی ہے اور اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے والے دین و دنیا میں سرفرازی سے مشرف ہوتے ہیں - صدر انجمن سے وابستہ معزز اراکین - بانئ سلسلہ سے خاندانی رشتہ رکھنے والوں کے علاوہ بیسیوں خوش قسمت حضرات میرے نظریہ کی تصدیق کرتے ہیں -

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

چک نمبر 184/7-R ضلع بہاولنگر

جس طرح اپنا کوئی کسی دور دیس سے آیا ہوا، دیر سے بچھڑا ہوا اور مصائب و آلام سے رہائی پانے والا اچانک مل جائے تو اس پر ٹوٹ کر پیار آتا ہے اس کے چہرے سے نظریں ہٹائے نہیں ہٹتیں، خوشی و سرور سے قلب تپاں کو ٹھنڈک و راحت ملتی ہے تو آداس و ویران نگاہوں میں شکر باری تعالیٰ کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے - ہاں اسی طرح چشمِ بددور کہ الفضل کی دوبارہ اشاعت کے بعد حق تعالیٰ نے اپنی نصرت و رحمت سے کچھ اس رنگ میں نوازا ہے کہ اس کا ہر شمارہ پہلے شمارہ سے بڑھ کر پیارا لگتا ہے - نقشِ ثانی، نقشِ اوّل سے بہتر اور خوب تر معلوم ہوتا ہے - ربّ رحمان و منّان کی تائید سے آپ نے الفضل کو چار چاند لگا دیئے ہیں ہلکے پھلکے انداز میں اپنے محترم اپنے پیارے قارئین سے گویا آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کرتا ہوا آپ کا اداریہ، ایک ہی درختِ وجود کی سرسبز شاخوں، اک شمع کے پروانوں کی اُمنگوں اور آرزوؤں کو توانائیاں اور تابانیاں عطا کرنے والی آپ کی نظمیں ہر گُل را رنگ و بوئے دیگر است، کے مصداق متنوع مضامین آپ بیتیاں، سوانح عمریاں، ایمان افروز واقعات، امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے روح پرور خطبات و ارشادات اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زندگی بخش فرمودات تو الفضل کی روح رواں ہوتے ہیں - احباب جماعت کے حالات خیریت اور دکھ سکھ کی خبریں، اکنافِ عالم میں جماعت کی روز افزوں ترقی کے دل خوش کن تذکرے، ملکی و عالمی خبریں، مرکزِ سلسلہ سے رابطہ بڑھانے والی اطلاعات و اعلانات اور گلشن احمدیت پر سایہ فگن بہاروں کی تصویری جھلکیاں الغرض محبوب الفضل اتنا پیارا لگتا ہے کہ آج کا شمارہ پڑھنے کے بعد کل کے شمارہ کے لئے انتظار کی گھڑیاں گننے لگتے ہیں - اس احسانِ خداوندی پر حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کے یہ پاکیزہ اشعار بے اختیار وردِ زباں ہو جاتے ہیں کہ ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور احمدیت کی اس نہر کے آبِ زلال کو اصفیٰ و مصفیٰ تشکل میں احباب تک پہنچاتے رہنے کی توفیق رفیق فرمائے - آمین - اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت اور قلم میں برکت و قبولیت بخشے ؎ آمین .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا بھر میں

پیشوایانِ مذاہب کی توہین کو قانوناً جُرم قرار دیا جائے

سلمان رُشدی کی شیطانی کتاب کیخلاف احمدیہ جماعت شیخوپورہ کی قرار دادِ مذمت

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۸۹ کا یہ ہنگامی اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کی تمام جماعتوں کے صدران، ضلعی عاملہ کے عہدیداران حاضر تھے۔ جس میں یہ قرار دادِ مذمت متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

ہم اراکین جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ اسلام کے کھلم کھلا اور گھناؤنے مجرم رسوائے زمانہ مصنف سلمان رشدی کی انتہائی لچر اور غلیظ ناول شیطانی آیات کی بھرپُور مذمّت کرتے ہیں۔ نیز بیرونی دنیا کے ان تمام آزاد خیال لوگوں کی بھی مذمت کرتے ہیں جو یہ نظریات رکھتے ہیں کہ ملک میں آزادئ تحریر و تقریر کے تحت ایسی لچر کتابوں پر پابندی عاید نہیں کرنی چاہیئے۔ سلمان رشدی کی یہ گھناؤنی اور ناپاک جسارت یقیناً عالمِ اسلام کے خلاف ایک کھلم کھلا سازش ہے۔ یہ کتاب اس کے ناپاک عزائم کی واضح طور پر نشاندہی کرتی ہے۔

ہم تجویز کرتے ہیں کہ جملہ مذاہب کے پیروکار متحد ہو کر یہ تحریک چلائیں کہ دنیا بھر میں ایسا قانون بنایا جائے کہ بانیانِ ادیان و پیشوایانِ مذاہب کی توہین کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔ نیز یہ کہ ایسے لوگوں کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں جو ایسی پاک اور مقدّس ہستیوں پر گند اچھالیں جنہیں کروڑوں لوگ اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ نیز ایسے لچر اور غلیظ لٹریچر پر پابندی عاید کی جائے۔ نیز یہ کہ حضرت خاتم الانبیاء کی پاک اور مبارک سیرت پر کثرت سے مضامین اور کتب شائع کی جائیں۔ اور عوام کو حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کامل سے باخبر کیا جائے۔ تاکہ کوئی دشمنِ اسلام آئندہ ایسی ناپاک جرأت کی جسارت نہ کر سکے۔ اور سیرت حضرت خاتم النبیین کے مختلف پہلوؤں کو پر تقاریر اور تحریر کے ذریعے غیر مسلموں پر بھی واضح کئے جائیں تاکہ رحمت للعالمین کا حسن اور احسان دنیا پر ظاہر ہو۔

ہم آخر میں پھر ایک بار سلمان رشدی کی پُرزور مذمّت کرتے ہیں اور اس کی کتاب شیطانی آیات پر پابندی عاید کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔

ہم ہیں صدران، سیکرٹریان، عہدیداران، ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ

داخلہ مدرسۃ الحفظ مورخہ ۳ اپریل

مدرسۃ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے

داخلہ کا انٹرویو ۳ اپریل ۱۹۸۹ء کو صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ میں ہو گا۔ عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ (پرائمری پاس طالب علم جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی) ۲۔ پرائمری پاس ہو۔ ۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل اور اچھی طرح پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو درخواستیں انٹرویو سے پہلے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور والد صاحب کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی بھی منسلک کریں اور نگران صاحب مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

اعلانِ وفات

خاکسار کے والد محترم میاں غلام احمد بہلولپوری ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو رحلت فرما گئے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔

(منیر احمد عابد۔ مربی سلسلہ)

صدران لجنہ متوجہ ہوں

بعض لجنات کی طرف سے پوچھا جا رہا ہے کہ کیا احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کسی خاص رنگ کے کپڑے پہننے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ لجنہ مرکزیہ نے کوئی ایسا آرڈر نہیں دیا۔ خوشی کے موقع پر جو چاہیں پہنیں کوئی رنگ کی قید نہیں ہے۔

"صدر لجنہ مرکزیہ"

میں آپ کا اور دیگر شعرا کا کلام برابر چلا آ رہا ہے۔ ۱۲ فروری ۸۹ء کے پرچہ میں جناب قاضی ظہور الدین اکمل صاحب کی غزل بعنوان "نئی زمین نیا آسمان پیدا کر" کئی بار پڑھی اور خوب لطف آیا۔

عزیزہ مکرمہ امتہ الرزاق صاحبہ

کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

یکم مارچ ۱۹۸۹ء کے الفضل میں ایک احمدی بچی کی غیر معمولی کامیابیاں کے عنوان سے عزیزہ امتہ الرزاق کے بارے میں نوٹ شائع ہوا اس کے بارہ میں کچھ اور باتیں بھی عرض کرنی چاہتا ہوں۔

عزیزہ امتہ الرزاق کو گورنر پنجاب نے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کرنے کیلئے لنڈن جانے کے لئے آمد و رفت کا کرایہ بذریعہ ہوائی جہاز دیا اور عزیزہ جب لنڈن پہنچ گئی تو حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئی دوران ملاقات حضور نے خود ہی فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے سات گولڈ میڈل لئے ہیں چھ گولڈ میڈل تو آپ نے زور بازو سے لئے ہیں اور ساتواں گولڈ میڈل جو آپ کو وزیر اعظم پاکستان نے دیا ہے یہ بغیر محنت کے ملا ہے اور نیز فرمایا کہ ہم بھی آپ کو میڈل دینگے۔ عزیزہ امتہ الرزاق حضور کی زبان سے یہ باتیں سن کر بڑی حیران ہوئی کہ حضور کو ان تمام باتوں کا پہلے سے ہی علم تھا حالانکہ وہ یہ باتیں خود دوران ملاقات بتانا چاہتی تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ عزیزہ امتہ الرزاق ایف ایس سی کے امتحان میں بھی یونیورسٹی میں اوّل آئی تھی جس کی وجہ سے بیگم صاحبہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے اسکے گلے میں گولڈ میڈل پہنایا تھا اور حضور نے مجھے سٹیج پر بلا کر مجھ سے مصافحہ فرمایا تھا نیز مبارک باد دی تھی اور میرے سٹیج پر بیٹھنے کے انتظامات مکرم محترم ناظر صاحب تعلیم نے کئے تھے۔

ڈاکٹر عبد السمیع والد عزیزہ امتہ الرزاق

> بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے۔ اور ذہن کی تیزی معاشرہ میں کامیابی کے قریب سے قریب تر لے آتی ہے۔

مکرمہ قانتہ مبشر صاحبہ

(ناروے)

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت اور توفیق دے آمین۔ آپ کی ادارت میں الفضل کا معیار بہت ہی اچھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے فضل و رحمتوں کا سایہ رکھے اور ہمت اور صحت دے۔ میرے شوہر اور بچوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خادم دین بنائے۔

مکرم نصر اللہ ناصر صاحب

مربی سلسلہ

روزنامہ الفضل اپنی آب و تاب اور حسن و رعنائی سے اپنے قارئین کو مستفیض کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فیض کو تاقیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین

نظم و نثر کا حسین امتزاج، روح پرور یادیں اور علمی ادبی شہ پارے الفضل کے حسن کو دو بالا کر رہے ہیں۔ اور پھر اس پر مستزاد ادارتی کالم، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ آپ کے کلام سے تو بہت لطف آتا ہے۔ ایک سے بڑھ کر۔ دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی آواز۔

ے جھوٹ کے پاؤں تو ہم نے کبھی دیکھے نہ سنے
اور ہوں بھی تو انہیں خود ہی پھسل جانے دو

ے میری آنکھوں نے تو ذرّوں میں ستارے دیکھے
میرے کردار سے ماحول سنبھل جانے دو

ے آپ ہی آکے وہ پوچھیں گے ترے اشک نسیم
بھیگتی رات ذرا اور بھی ڈھل جانے دو

آپ کی درد بھری آواز یقیناً خالقِ ارض و سماء کے حضور شرفِ قبولیت پائے گی۔

مکرم ڈاکٹر ممتاز نبی ممتاز صاحب

(پنڈ دادنخاں)

خاکسار قبل از قیام پاکستان الفضل کا قاری چلا آ رہا ہے۔ اب جو آپ کی زیر ادارت آیا ہے تو اس میں آپ نے جدت پیدا کر دی ہے خاص کر ادبی ذوق رکھنے والوں کے لئے بھی آپ نے اس کم حجم پرچہ میں کافی ادبی رنگ بھر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی کام کرنے والی عمر عطا فرمائے اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر پرچہ میں ادارتی کالم کے ساتھ آپ نے شعری کالم مخصوص کر دیا ہے۔ ہر پرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریبِ شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد شفیق صاحب (قائد ضلع رحیم یار خاں) کا نکاح ہمراہ عزیزہ عالیہ بی بی بنت مکرم نعمت علی صاحب آف چک نمبر 133/P ضلع رحیم یار خاں مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نے 21 فروری 1989ء کو بحق مہر دس ہزار روپے پڑھا۔ اسی روز تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور

عزیزم ظفر اقبال صاحب کا نکاح ہمراہ ارشد بیگم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب موضع شہبازپور۔ مظفر گڑھ مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر (مربی سلسلہ) نے 22، فروری 1989ء کو بحق مہر پانچ ہزار روپے پڑھا۔ جس کے بعد رخصتانہ عمل میں آیا۔ عزیزان کی دعوت ولیمہ 24۔ فروری کو ہوئی۔

افراد خاندان حضرت اقدس اور بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین اور سلسلہ عالیہ کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

ممتاز احمد
چک 142/P۔ گاگڑی ضلع رحیم یار خاں

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم ارشد محمود طارق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 10 فروری 1989ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب (جو کہ 27 جنوری 89ء کو فوت ہوئے) کا پوتا اور محترم ماسٹر محمد ارشد صاحب شاد آف چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام زین العابدین تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمرِ دراز عطا فرمائے۔ نیک اور خادمِ دین بنائے۔ والدین اور لواحقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

بشیر حسین تنویر۔ فیصل آباد

کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم شریف احمد صاحب کے بیٹے عزیزم سید نسیم احمد نے وسکانسن یونیورسٹی (امریکہ) سے مینجمنٹ سائنس میں بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری نمایاں اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔

تمام احبابِ کرام سے عزیزم سید نسیم احمد کی آئندہ مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سید نذیر احمد۔ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی اور کو علم ہو تو نظارت کو فوراً مطلع فرمائیں۔

1۔ مکرم شیخ محمد اسحاق صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب آف سکھر۔ وصیت 21641
2۔ محترمہ انور سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم خورشید احمد صاحب قمر۔ وصیت 23114 سابقہ سکونت چک 79/R.B نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ۔
3۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد خان صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب وصیت 21507 دار الرحمت شرقی ربوہ
4۔ محترمہ رحیمن صاحبہ اہلیہ مولوی رحمت اللہ صاحب وصیت 21728 سکنہ ملک پور کھارے (شیخوپورہ)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کشتی رانی کے مقابلے

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں کشتی رانی کلب مجلسِ صحت مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مورخہ 15-16-17، مارچ 1989ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ کو آل پاکستان مقابلے دریائے چناب میں ہونگے۔ احباب تشریف لاکر کھیل سے محظوظ ہوں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

محمد اسلم صابر
صدر کشتی رانی کلب مجلسِ صحت (مرکزیہ) ربوہ

ناظمین اِطفال مجالس توجہ فرمائیں

کیا آپکی مجلس میں وقارِ عمل کا کام ہو رہا ہے؟ نہیں تو آپ آج ہی سے وقارِ عمل کے پروگرام 22، مارچ 1989ء تک جاری کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں۔

17، مارچ 1989ء کا سارا دن خصوصی طور پر ذاتی صفائی، گھروں کی صفائی اور بیوت الذکر کی صفائی پر صرف کریں۔

تمام کام کے بعد مرکز رپورٹ ارسال کرنا نہ بھولیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمینِ اِطفال متوجہ ہوں!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وقف جدید کا نیا سال یکم جنوری 1989ء سے شروع ہو چکا ہے۔ ناظمینِ اطفال سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس کے تمام اطفال سے وعدہ جات لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ مرکزی امتحان دوم 1367ھش 1988ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تعلیمی پروگرام کے عملی حصہ یعنی مرکزی امتحان دوم میں کل 1565، انصار شریک ہوئے۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن / خصوصی گریڈ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

1۔ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب	اسلام آباد	اوّل
2۔ " چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	ربوہ	دوم
3۔ " صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	"	سوم

نیز جن انصار نے خاص محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ امتحان میں حصہ لیکر خصوصی گریڈ حاصل کیا۔ اُن سب دوستوں کے نام بغرضِ دُعا و تحریک مزید درج کئے جاتے ہیں۔ ان سب دوستوں کو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "کشتی نوح" بطور انعام ارسال کی جا رہی ہے۔

1۔ مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں
2۔ مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب دار الصدر غربی ربوہ
3۔ " دین محمد شاہد صاحب دار الصدر شمالی ربوہ
4۔ " ناصر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
5۔ " چوہدری محمد منور صاحب النور کراچی
6۔ " عبدالمجید احمد صاحب دار الیمن غربی ربوہ
7۔ " اللہ بخش صاحب دار الصدر شمالی ربوہ
8۔ " ملک انوار الحق صاحب دار الذکر لاہور
9۔ " مولوی احمد علی صادق صاحب دار الیمن وسطی ربوہ
10۔ " منشی مبشر احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ
11۔ " عزیز حسین شاہ صاحب نصیرہ ضلع گجرات
12۔ " نور احمد عابد صاحب دار الصدر شمالی ربوہ
13۔ " سید داؤد مظفر شاہ صاحب دار الصدر شمالی ربوہ
14۔ " محمد رفیق صاحب اسلامیہ پارک لاہور
15۔ " خالد محمود بھٹی صاحب ٹاؤن شپ لاہور
16۔ " ماسٹر حمید احمد سنیاسی صاحب دار الیمن غربی ربوہ
17۔ " عبدالسمیع صاحب حسنی دار الرحمت شرقی ربوہ
18۔ " اقبال احمد ملک صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
19۔ " ملک نصر اللہ خان صاحب خوشاب شہر
20۔ " چوہدری امان اللہ صاحب اوکاڑہ
21۔ " چوہدری خوشی محمد صاحب کپور تھلوی اوکاڑہ
22۔ " ملک محمد سلیم صاحب پنشنر دار العلوم غربی ربوہ
23۔ " چوہدری غلام علی صاحب دار العلوم غربی ربوہ
24۔ " میجر سید محمود احمد شاہ صاحب گلشن اقبال کراچی
25۔ " محمد امجد علی صاحب اسلام آباد غربی
26۔ " محمد حسین گل صاحب اوکاڑہ
27۔ " صلاح الدین صاحب گول بازار ربوہ
28۔ " عبدالغفار صاحب ڈار سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
29۔ " قمر سردار خان صاحب اسلام آباد غربی
30۔ " سید محمود احمد صاحب ناظم آباد کراچی
31۔ " بشیر احمد زاہد صاحب راولپنڈی شہر
32۔ " سید بشیر حسین شاہ صاحب کنری ضلع تھرپارکر
33۔ " محمود احمد صاحب برقی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
34۔ " محمد رمضان صاحب سلطان پورہ لاہور
35۔ " چوہدری محمد اسحٰق صاحب دار البرکات۔

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو نیز مرکزی تعلیمی پروگرام میں عملی حصہ لینے والے تمام بھائیوں کو صحت و سلامتی کے ساتھ علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطاء فرمائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت جدید

محمد علی ندیم

تہذیب جدید کی برق پاشیوں اور جلوہ سامانیوں نے اہلِ مشرق کو عموماً اور مسلمانوں کو جس طور پر خیرہ کیا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پچھلے چالیس سالوں میں بے حجابی نے جس سیل رواں کی شکل اختیار کی ہے اس نے ہمارے دینی اقدار کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیا ہے۔ اسکی چمک دمک نے ہمیں کچھ اس طرح مبہوت کر دیا ہے کہ ہم یہ تمیز بھی نہ کر سکے کہ اس چمکتی دمکتی تہذیب میں زر خالص کتنا ہے اور کھوٹ کتنا۔ اس تند و تیز سیلاب کے مقابلے میں ہم اتنے بے بس ہو کر رہ گئے ہیں کہ ہماری اکثریت نے اپنے آپ کو پوری طرح اس شیطانی عفریت کے حوالے کر دیا ہے۔ اس دیوانگی کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ اور ہمارا خاندانی نظام کچھ اس طرح سے درہم برہم ہوا اور جدید تعلیم یافتہ مسلم خواتین کا شیرازہ یوں منتشر ہوا کہ کوچہ کوچہ ہماری اس تہذیبی خودکشی پر نوحہ خواں ہے۔

بقول برٹرینڈ رسل کے چودھویں پندرھویں صدی عیسوی تک یورپ "ڈارک ایج" اندھیروں میں پڑا ہوا تھا جہاں آج لمبی چوڑی کشادہ سڑکیں دکھائی دیتی ہیں وہ کچھ عرصہ قبل کیچڑ سے لبریز گلیاں تھیں عیسائیت یورپ کا رسمی مذہب رہا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ یہ لوگ عیسائیت کی آمد کے تھوڑے عرصے بعد ہی اس سے منحرف ہو گئے تھے۔ اس لیے اس طبقہ پر عیسائیت کا دیرپا اثر قائم نہ ہو سکا۔ نہ وہ لوگ بدلتے ہوئے معاشرے کے لیے عیسائیت کی ایسی تشریح پیش کر سکے جو ہر طبقہ کے لیے قابل قبول ہوتی۔ اسلئے انہوں نے مغربی تہذیب یعنی تہذیب جدید کو اختیار کرتے ہوئے سب سے پہلے جس چیز کو ترک کیا وہ ان کا اپنا مذہب عیسائیت تھا۔

بدلتے ہوئے معاشرے کے ساتھ ہر چیز بدلتی چلی گئی۔ ہر شے کے لیے ایک نیا سانچہ تیار کیا گیا اگر وہ اس چوکھٹے میں فٹ نہ بیٹھی تو اسے زبردستی اس میں منتقل کر دیا گیا۔ اس جدید فکر اور زبردستی نے سب سے برا اثر عورت پر ڈالا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے اس صنف کے مقام کا تعین کیا جاتا۔ پھر اسی حساب سے جو اس کے لیے موزوں ہوتا اس کی رعایت دی جاتی لیکن چونکہ پہلے عیسائی دنیا عورت کو معاصی کا منبع، شیطان کا جال، گناہ گار و ملعون سمجھتی تھی اسلئے اسکے بدلتے ہوئے مقام کی جائز تشریح نہ کر سکی اور شکستِ فاش کھا گئی۔

مغرب کے فلسفہ زادوں اور مغربی فکر کے علمبرداروں نے عورت کے لیے مکمل آزادی کو پسند کیا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ اس کے ذریعے سے گذشتہ ادوار میں کی گئی زیادتیوں کی تلافی کر سکیں گے۔ مگر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اس دور میں عورت کو عزت و کرامت کا تاج پہنایا گیا۔ مساوات بین الجنس کا نعرہ بھی لگایا گیا حتیٰ کہ سر کو جھکا کر تعظیم کا نیا طریقہ اختیار کیا گیا۔ لیکن ان افکار کے بعد جو نتیجہ برآمد ہوا اصل نظر اسی پر رکھنی چاہیئے۔

یہ نتائج بڑے دلچسپ اور مضحکہ خیز ہیں۔ ان کی روشنی میں ہر ذی شعور ان مراتب و مقامات کا اندازہ لگا سکتا ہے جو گذشتہ ادوار میں عورت کو آزادی کے نام پر دیئے گئے ہیں۔

اولاً یہ کہ ۱۸۰۵ء تک برطانیہ میں قانونی طور پر مرد کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ کسی مادی حاجت و ضرورت کے پیش نظر اپنی بیوی کو چند ردیوں کے عوض بیچ سکتا تھا۔ بعد میں کہیں جا کر اس قانون کو ختم کیا گیا۔ ہم یہ بات مشہور زمانہ مغربی مفکر ہربرٹ اسپنسر کی کتاب "علم الاجتماع" کے حوالے سے کہہ رہے ہیں۔

ثانیاً۔ مغربی دنیا میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ لیکن ظلم تو یہ ہے کہ مردوں کے مقابلے میں ان کو نسبتاً کم اجرت دی جاتی ہے۔ عرب کے مشہور مفکر اور اہل قلم استاد احمد محمد جمال لکھتے ہیں "عورت کام تو مردوں کی طرح کرتی ہے لیکن اجرت مردوں کے مقابلے میں اس کو کم دی جاتی ہے۔"

مغربی اخلاقی آزادی کے بارے میں نگاہ دوڑائیے۔ مرد و عورت آزاد ہیں کہ جس کے ساتھ چاہیں رہیں اس میں انکی روک ٹوک کرنے والا کوئی نہیں۔ عورت کی مرضی ہے کہ وہ جس کے ساتھ چاہے رہے۔ اس میں باقاعدہ ازدواجی بندھن کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی ہے لیکن اس کا بدترین اثر عورت کی زندگی پر پڑتا ہے اس کو اس اخلاقی بے راہ روی کی قیمت اکیلے اٹھانی پڑتی ہے اور اس غیر شرعی اولاد کی پرورش اب اس کے کاندھوں پر آ پڑی ہے۔

ثالثاً: فرانس میں عورت اپنے شوہر کے تابع ہے لیکن کس طرح شوہر اپنی وصیت میں جسے چاہے اپنا مالک بنا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ شوہر کے وارث "کتے" "بلی" بھی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ عورت کو اس میں سے کچھ حصہ نہیں ملتا باوجودیکہ حقیقتاً وہ جائز قانونی وارث ہے۔

رابعاً: روس میں عورت کی اخلاقی و معاشرتی حالت بدحالی کی انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ نہ تو رو سکتی ہے اور نہ کسی سے اپنے دل کا حال کہہ سکتی ہے۔ درانتی سے لے کر جھاڑو تک کے درجے والے سارے کام اسی صنف نازک کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔ مکانوں کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح حصہ لینا اور سڑکوں و شاہراہوں پر صفائی و جھاڑو لگانا اسی صنف کے ذمے ہے بلکہ اس سے گھٹیا درجے کا عمل تو یہ ہے کہ اسے کھیتوں اور مزارعوں میں جانوروں اور مشینوں کے نعم البدل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ استاد احمد محمد جمال لکھتے ہیں۔

"اس کے نرم و نازک ہاتھ کام کی خشونت و سختی سے بے جان و سخت ہو گئے ہیں۔"

ہم یہ ساری گفتگو ڈاکٹر مجاہد صواف کے محاضرات کے حوالے سے کر رہے ہیں کہ جنہوں نے طویل عرصہ روس اور مشرقی یورپ میں گزارا ہے۔

خامساً: مغرب و یورپ میں اب ذرا ابلاغ عامہ کی طرف آئیے جن میں بڑا حصہ ریڈیو ٹیلی ویژن، فلم، تھیٹر، اشتہارات، اخبارات مخش مجلات و رسائل پر مشتمل ہے۔ قلم مغرب کے ابلاغ عامہ کی فحاشی و عریانی کی تصویر کھینچنے سے قاصر ہے البتہ اتنا ضرور کہے گا کہ ان ذرائع ابلاغ کو شہوت پرستی و خرمستی کا منبع کہنا بہتر ہو گا۔

ان نتائج پر نگاہ ڈالیں پھر دیکھیں کہ مغربی مفکرین اس سے کیا چاہتے ہیں۔ حقیقتاً وہ تو چاہتے ہیں کہ مساوات کے نام پر عورت کا خوب لطف اٹھائیں۔ حریت و آزادی کے نام پر وہ ان کے شانہ بشانہ کام کرے اور انکی نفسانی خواہشات کی بھینٹ چڑھ جائے۔ وہ اسے اسکے بلند و رفیع مقام سے گرا کر اپنی ٹھوکروں میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ عورت اپنی نرم و سہل فطرت کو چھوڑ کر شور و غل کے میدانوں میں آ کھڑی ہو جیسے ان سرکشوں کی فطرت ہے۔ وہ بھی اس میں ڈھل جائے۔ جو برائیاں وہ کرتے ہیں ان میں وہ برابر کی حصہ دار قرار پائے۔ عشق و نشاط کی محفلوں میں ان کی خواہشات کو منتہائے نظر تک پورا کرے حتیٰ کہ مادی لذائذ کے حصول میں وہ جہاں چاہیں اس معصوم و پاکیزہ ہستی کو دھکیل دیں۔ انہوں نے تو صنفِ نازک کو سامانِ تجارت سمجھ لیا ہے۔ جب چاہا خرید لیا اور جسے چاہا بیچ دیا۔ ان کا اخلاق اس حد تک گر گیا ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ دواؤں، کپڑوں اور خوشبوؤں کی شیشیوں پر اسکی تصاویر چھاپ کر لوگوں کے لیے داد و دہش و جاذبیت و کشش کے دروازے کھولتے ہیں۔ سینما و تھیٹر میں اسکی عزت نفس کا جنازہ اٹھاتے ہیں۔ اخبارات و مجلات میں وہ کچھ چھاپتے ہیں جن کو دیکھ کر پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔

آج عالم اسلام کی فضا کو مسموم کرنے، اسکے لیئے بے پناہ مسائل مہیا کر دینے میں سب سے بڑا ہاتھ مغربی فکر و تہذیب کا ہے جو مسلم ممالک میں پورے زور سے جلوہ گر ہے۔ یہ وہ تہذیبی فساد ہے جو مغرب نے اس صدی کے شروع میں مسلم ممالک میں پھیلایا ہے۔ بدقسمتی سے اکثر ممالک مغرب کے انتداب میں تھے جس کے نتیجے میں ان کی عوام کا اس تہذیب سے متاثر ہو جانا ضروری امر تھا۔ اہل مغرب نے عورت کیلئے مکمل سپردگی کو پسند کیا تھا۔ مسلم ممالک بھی قریب قریب اسی راہ پر نکل کھڑے ہوتے چنانچہ عالم اسلام میں اس اندھی تقلید کا نتیجہ سامنے ہے۔ فحاشی و عریانی جو کبھی یورپ کا خاصہ ہوا کرتی تھی اب مسلم ممالک میں نئی شان سے جلوہ گر ہے۔ فلم، تھیٹر، رسائل و مجلات اسی فحاشی کے ستائے ہوئے ہیں جبکہ ممالک میں بیروت و شام عالم اسلام کیلئے مشعل راہ بننے کو تیار ہیں!!!

مغرب نے ان تمام برائیوں کو عالم اسلام میں فیشن کے نام پر پیش کیا تھا۔ جس کا سب سے برا اثر اسلامی عورت پر پڑا جو اپنی قدیم شرم و حیا، عفت و عصمت کے لیے تمام عالم میں مشہور تھی۔ اب اسی کو یہی آہستہ آہستہ کھوتی چلی جا رہی ہے گویا الحیاء شطر الایمان اس کے حافظے سے محو ہو گیا ہے۔ بقول شاعر

یہ کوئی دن کی بات ہے اے مرد ہوش مند
غیرت نہ تجھ میں ہو گی نہ زن اوٹ چاہے گی
آتا ہے اب وہ دور کہ اولاد کے عوض
کونسل کی ممبری کے لیے ووٹ چاہے گی

(ماہنامہ الفاروق۔ کراچی)

حج کیلئے روانگی
کل اور آج

ملا عبد القادر بدایونی منتخب التواریخ میں لکھتے ہیں۔

"ایک وہ دور تھا کہ جب سلطان خواجہ حج کیلئے رخصت ہونے لگا تو اکبر احرام والوں کی صورت بنا کر ننگے سر ننگے پاؤں اور کسی قدر سر کے بالوں کا قصر کر کے چند قدم بطور تشایعت اس کے ساتھ گیا۔ اور اس نے حکم عام دے دیا کہ جس کا جی چاہے حج کو جائے زادِ راہ سرکاری خزانے سے ملے گا۔ اس کے برخلاف اب یہ حال ہے کہ جو کوئی سفر حج کیلئے رخصت مانگتا ہے واجب القتل ٹھہرتا ہے۔"

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلے کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ حضرت اقدس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل کیڈٹس گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ

لیفٹیننٹ کرنل ایاز محمود احمد خاں صاحب مہمان خصوصی کا طلبہ سے خطاب

گذشتہ روز گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کی پندرہویں سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ نیو کیمپس گراؤنڈ میں شاندار طریق پر منعقد ہوئی۔

جناب لیفٹیننٹ کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب جی ایس او ٹو سرگودھا ڈویژن نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے پریڈ کا معائنہ کیا۔ اور سلامی لی۔

مہمان خصوصی ٹھیک ساڑھے دس بجے جناب پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر مبارک علی صاحب کی معیت میں پریڈ گراؤنڈ تشریف لائے تو سٹاف ممبران نے پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی وائس پرنسپل اور چوہدری صادق علی صاحب پروفیسر انچارج این سی سی افیسرز کی قیادت میں آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ سٹاف سے تعارف کے بعد مہمان خصوصی سلامی کے چبوترے پر تشریف لائے تو تمام طلباء و اساتذہ اور معززین شہر نے تعظیماً کھڑے ہو ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا جو طالب علم محمد وارث شاہین نے کی بعدہٗ قومی ترانہ بجایا گیا۔ اور اس کے بعد مہمان خصوصی نے جناب پرنسپل صاحب کی معیت میں کیڈٹس کی چاق و چوبند تین پلاٹونوں کا معائنہ فرمایا اور پھر کیڈٹس نے مارچ پاسٹ پیش کیا۔ مارچ پاسٹ کیڈٹس کی دو سالہ ٹریننگ کا نقطہ عروج تھا۔ جس کے دوران نوجوان کیڈٹس کے پرعزم چہروں سے اور ان کے جچے تلے قدموں کی چاپ سے ان کے بلند عزائم اور درخشاں ارادوں کا اظہار بخوبی ہو رہا تھا۔ ہر کیڈٹ کا خوشی و مسرت کا حامل چہرہ کامیابی و کامرانی کا مظہر دکھائی دیتا تھا۔

مارچ پاسٹ کے بعد مہمان خصوصی لیفٹیننٹ کرنل ایاز محمود خان صاحب نے کیڈٹس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کر کے مجھے انتہائی خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اور مجھے فخر سے یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہاں کے طلباء نے عسکری تربیت کے بلند معیار کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اس طرح اپنی اس مادر علمی کی بڑی اعلیٰ و ارفع روایات کو قائم رکھا ہے۔ مہمان خصوصی نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے بلند مقام سے نوازا ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے اس مقام کو پہچان کر اپنی خداداد صلاحیتوں کو بہترین انداز میں ترقی دے اور پھر وطن عزیز، اپنی قوم اور ملک و ملت کی فلاح و عظمت کے لئے اپنی تمام توانائیوں کو صرف کر دے۔ جناب کرنل ایاز محمود صاحب نے کیڈٹس کو فرمایا کہ آپ کی منظم اور نہایت معیاری چاق و چوبند پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کرنے کے بعد یہ یقین پختہ تر ہو گیا ہے کہ آپ (کیڈٹس) نے اپنے انسٹرکٹرز سے بہترین طریق پہ ٹریننگ حاصل کی ہے۔ اور اس عسکری ٹریننگ سے اپنی قابلیتوں کے اندر ایک نکھار اور نظم و ضبط پیدا کر کے ایسے شاہین صفت جوان بن گئے ہیں۔ کہ آپ اپنی عملی زندگی میں ملک و ملت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو اس انداز سے سرانجام دیں گے کہ اپنے شاندار ماضی کی عظیم روایات کو پھر اپنے عمل سے زندہ کر دکھائیں۔ جنہیں دیکھ کر ہماری مستقبل کی نسلیں آپ کے کارناموں پر فخر کر سکیں۔ آخر میں مہمان خصوصی نے کامیاب کیڈٹس کو مبارک باد کے ساتھ مستقبل کے لئے نیک توقعات کا اظہار فرمایا۔ کل ۹۳ کیڈٹس نے ٹریننگ مکمل کی۔

بعدہٗ مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنز لینے والے کیڈٹس کو ٹرافی اور انعامات تقسیم کئے۔

۱۔ بہترین آل راؤنڈر کیڈٹ، محمد ہارون
۲۔ فائرنگ میں اوّل غلام حیدر جعفری۔ دوم مسرور احمد،
۳۔ ٹرن آؤٹ میں اوّل مظفر احمد دوم جمیل احمد
۴۔ ایجوکیشن ٹیسٹ میں اوّل امان اللہ دوم خالد محمود
۵۔ ڈرل میں اوّل محمد نعیم۔ دوم سلیم الدین
۶۔ سپیشل انعام عامر رشید اور عبدالصبور۔

تقریب کے آخر میں جناب پرنسپل صاحب نے کامیاب کیڈٹس کو مبارک باد دی اور معززین شہر اور خاص طور پر مہمان خصوصی جناب کرنل ایاز محمود خان صاحب کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح یہ باوقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (م ش)

خبریں

• سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کی وجہ سے آج ملک کی چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس میں کام نہ ہو سکا کیونکہ ان تمام ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں چیف جسٹس نہیں رہے تھے اور چیف جسٹسوں کی غیر موجودگی میں ہائی کورٹوں کے جج کام کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ تمام صوبوں کے چیف جسٹسوں کے علاوہ دیگر ۳۲ جج اور سپریم کورٹ کے ایک جج بھی اس فیصلے سے متاثر ہوئے ہیں۔

• امریکہ نے مجاہدین سے وہ سٹنگر میزائل واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو روسی فوجوں کے انخلاء کے بعد مجاہدین کے پاس بچ گئے ہیں۔ تاکہ یہ ہتھیار سوداگروں یا دہشت گردوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔

• انصاف اور قانون کے وفاقی وزیر سید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے تمام وزارتوں اور وفاقی اداروں کو ہدایت کی ہے کہ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں ۲۹، مئی ۱۹۸۸ء سے ۲، دسمبر ۱۹۸۸ء تک صادر کئے ایسے تمام اقدامات پر عمل درآمد معطل کر دیں جن کے لئے وزیر اعظم کا مشورہ ضروری ہے۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکی ٹیلیویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم واضح طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیار بنانا ہماری خواہش نہیں ہے۔ ہم ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں وسیع بنیاد پر حکومت کے قیام تک افغانوں کی جدوجہد جاری رہے گی۔ سلمان رشدی کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں کہا کہ میں نے یہ کتاب نہیں پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب گذشتہ اکتوبر سے منظر عام پر ہے مگر بنیاد پرستوں نے اسکے متعلق کوئی کاروائی نہیں کی۔ حتیٰ کہ انہوں نے سلمان رشدی کو پاکستان کا دورہ کرنے کی اجازت بھی دی اپنے بیٹے بلاول کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اپنے بچے کو ماں کی محبت سے محروم رکھنے کا انہیں احساس ہے لیکن مجھے اپنے فرائض ادا کرنے ہیں۔

★ پنجاب اسمبلی کے دو ارکان پیپلز پارٹی کے سلمان تاثیر اور آزاد رکن ملک رفیق کھر نے پنجاب اسمبلی کو صوبائی سپیکر میاں منظور احمد وٹو کی برطرفی کے لئے نوٹس دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپیکر جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں نوٹس کو سات روز کے اندر اسمبلی کی کاروائی میں شامل کرنا ہوگا۔

★ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے آج اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت میکینکل وزارتوں میں اعلیٰ آسامیوں پر انجینئر مقرر کرے گی۔ تاکہ انجینئر ملکی ترقی کے لئے نمایاں کردار ادا کر سکیں سیکرٹری۔ ایڈیشنل سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹریوں کے عہدوں پر انجینئروں کو مقرر کیا جائے گا۔

معیاری بیکری کا نام
رحمان بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امور حیوانات کے ماہرین کیلئے
SAMPLES سیمپلز
جدید ویٹرنری ادویات اکسیر سرکن۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر اپھارہ۔ اکسیر واہ۔ تریاق زہر باد اور اکسیر گلٹی پستان پر مشتمل لٹریچر اور کوئی تین ادویات خط لکھ کر بطور نمونہ طلب فرمائیں۔ معلومات کے لئے خود تشریف لانے والے ڈاکٹرز کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیل 771، کلینک 606، رہائش ڈاکٹر 607